Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:8 (1965)

مسلم فیملی لا کی تدوین

ایک الزام کی تردید

ماھنامہ ''بینات'' کی تازہ اشاعت میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ برسر اقتدار حکومت ''ملاحد و زندیق'' حوارییں اور مراکز کے ذریعہ ''مسلم فیملی لا'' قسم کا نام نہاد اسلامی قانون مملکت بنوارھی ہے۔

دراصل یہ الزام براہ راست مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی سے متعلق ہے لیکن فاضل مضمون نگار نے (جس کی اخلاقی جرأت اور قوت ایمانی کا اندازہ محض اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنا نام ظاھر کرنے کی بھی جرأت نہیں رکھتا) حقایق کو جان بوجھ کر غلط رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ''مسلم فیملی لا'' پر جو قانونی لٹریچر اس وقت ملک میں عام طور پر دستیاب ہے ۔ اس میں فقہ کی چند ایک اردو زبان میں ناقص کتابوں اور انگریزی زبان میں تلخیص شدہ ترجموں اور دو چار قابل ذکر انگریز قانون دانوں کی تالیفات کے سوا کچھ نہیں ہے ۔ عدالتوں میں بھی یہی کتاب بطور حوالہ پیش ہوتی رھی ہے، جن کی مدد سے صحیح یا غلط فیصلے ہوتے رہے ھین ۔ انگریزی یا اردو زبانیں (جسٹس سید امیر علی کی کتاب محمڈن لا کو کسی حد تک مستثنی قرار دیتے ہوئے) کوئی ایسی کتاب موجود نہیں ہے، جس میں فقہی مسائل و احکام کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ لیا گیا ہو ۔ یا ان مسائل و احکام کے ماخذ کے طور پر قرآن و سنت کو براہ راست پیش کیا گیا ھو۔ ساتھ ھی یہ کتابیں جدید عہد کے نظریات، ضروریات اور تقاضوں سے یکسر خالی ھیں ۔ بریں بناء ادارہ نے گذشتہ سال ایک جامع منصوبہ کے تحت ''مسلم فیملی لا'' کی تدوین جدید کے کام کا آغاز کیا ۔ (الحمد للہ اس کی ایک جلد تیار ہوگئی ہے جو زیر طباعت ہے اور عنقریب قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی) ۔

" مسلم فیملی لا " کی تدوین جدید کے سلسلہ میں ملک کے دیگر ممتاز اہل علم حضرات کے علاوہ ماھنامہ بینات کے سرپرست اعلیٰ اور مدیر مسئول علمائے کرام مولانا محمد یوسف بنوری اور مولانا محمد ادریس صاحبان سے بھی وقتاً فوقتاً تبادلہ خیالات کیا گیا اور ان کو اس کتاب کے ابتدائی چند صفحات مطالعہ کرنے اور اظہار رائے و مشورہ کی غرض سے دیئے گئے ۔ پہلے تو مولانا بنوری صاحب نے اس کام میں تعاون کا یقین دلایا مگر چند ھی ھفتوں بعد "عدم فرصت" کا سہارا لے کر وہ صفحات بغیر دیکھے واپس کردیئے ۔

مولانا بنوری صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ کم از کم ان استفسارات کے جوابات ھی عنایت فرمادیا کریں جو ان کی خدمت میں ارسال کئے جائیں ۔ انہوں نے جوابات دینے کا وعدہ تو کیا مگر ساتھ ھی " لا علی الا لتزام " بھی فرمادیا ۔ چنانچہ خیار بلوغ سے متعلق ایک مسئلہ میں پہلا استفسار باوجود بار بار یاد دھانی کے آج تک شرمندۂ جواب نہ ھو سکا ۔ ان سے یہ عرض کیا گیا کہ کیا وہ ایسی پندرہ روزہ یا ماھانہ نشست میں شرکت فرماسکیں گے ، جہاں مؤلف کتاب اور دیگر چند اہل علم حضرات اہم فقہی مسائل پر تبادلۂ خیال کرسکیں تو انہوں نے اس سے معذوری ظاھر کی اور فرمایا کہ وہ درس و تدریس کے کام میں مصروف رہتے ھیں ۔ جب ان کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ اس کام کی اھمیت درس و تدریس سے بہت زیادہ ھے تو جواب میں ارشاد ھوا کہ درس دینا " فرض عین " ھے جس کا انھیں معاوضہ ملتا ھے اور یہ کام (تدوین فقہ اسلامی) " فرض کفایہ " ھے ۔ جب ان سے یہ عرض کیا گیا کہ اس کام میں تعاون کا معقول معاوضہ پیش کیا جاسکتا ھے ، تو انہوں نے " ناممکن " کہہ کر پیشکش منظور کرنے سے انکار کردیا ۔

" بینات " نے لکھا ھے کہ حکومت کی سرپرستی میں " لادینی اداروں " میں " ملحدوں اور بے دینوں " سے " اسلامی قوانین مملکت " بنوایا جارھا ھے ۔ اس سلسلے میں یہ عرض ھے کہ انھی " ملحدوں اور بے دینوں " میں سے ایک کو جو اس وقت " مسلم فیملی لا " مرتب کررھا ھے ۔ خود مولانا بنوری صاحب نے یہ پیش کش فرمائی تھی کہ ایک سیٹھ نے انھیں ایک خطیر رقم فراھم کرنے کا وعدہ کیا ھے اور وہ ایک " تحقیقاتی " ادارہ قائم کرنا چاھتے ھیں ۔ مؤلف اسی ادارہ سے متعلق ھوکر " گرانقدر مشاھرہ " پر کام کریں ۔

جب مؤلف نے یہ پیش کش قبول کرنے سے معذرت کی اور بتایا کہ وہ مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کے لئے پہلے ہی سے یہ کام کررہا ہے، تو اب ان کی بارگاہ سے ایسے ”ملحد“ اور ”زندیق“ کا خطاب دیا جارہا ہے۔

گویا بقول مولانا حالی کے، مومن قانت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ:

عقائد میں حضرت کا ہمداستاں ہو — ہر اک اصل میں، فرع میں ہم زباں ہو
حریفوں سے ان کے بہت بدگماں ہو — مریدوں کا ان کے بڑا مدح خواں ہو

اور اگر یہ نہیں تو پھر:

گر ایسا نہیں ہے تو مردود دین ہے — بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد یوسف بنوری اور ارباب ”بینات“ کے پیش نظر دینی کام نہیں، بلکہ صرف اپنی جتھہ، بندی کو مضبوط بنانا ہے۔ اگر ایک شخص ان کے کسی سیٹھ کے عطیہ سے قائم کردہ تحقیقاتی ادارہ میں اسلامی قانون پر کتاب مرتب کرے تو صالح مومن ہے۔ لیکن اگر وہی کام وہ شخص حکومت پاکستان کے قائم کردہ ادارے میں کرتا ہے، تو وہ ملحد اور زندیق ہے۔

بے شک مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کو اس کا اعتراف ہے کہ آج ہمارے ہاں ایسے افراد کا ملنا نہایت ہی مشکل ہے، جو بیک وقت اردو، انگریزی اور عربی زبانوں پر یکساں قدرت رکھتے ہوں اور جنہیں علوم جدیدہ کے ساتھ ساتھ قدیم علوم پر بھی کافی دسترس ہو۔ تاہم اس نے جہاں تک ممکن تھا، اس امر کی کوشش کی کہ جدید علوم کے ماہرین کے ساتھ ساتھ قدیم علوم پر تجربہ رکھنے والے علماء کرام کو اس تحقیقاتی مرکز میں جمع کرے تاکہ وہ ان فقہی و قانونی اور علمی و دینی ضرورتوں کے مطابق ریسرچ کرسکیں اور ان موضوعات پر ایسی کتابیں لکھیں، جو موجودہ حالات میں مسلمانان پاکستان کی صحیح معنوں میں رہنمائی کریں۔

باقی ”بینات“ نے اس ادارے کے سلسلے میں جن خطرات کا اظہار کیا ہے، ہم عرض کریں گے کہ وہ محض ارباب ”بینات“ کے دماغوں کی پیداوار

ہیں، اور ان کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں - ہاں اس بارے میں اگر واقعی کوئی خطرہ ہے تو صرف یہ کہ جب پاکستان کے مدارس میں اسلامیات کی باقاعدہ تعلیم ہوگی اور اس کے کالجوں، یونیورسٹیوں اور علمی اداروں میں علوم اسلامی کے مطالعہ کا خصوصی انتظام ہوگا اور ان میں تحقیقاتی کام کیا جائے گا، تو اس کی زد لا محالہ ان گدیوں پر پڑے گی، جو دین کے نام سے آج مسلمانوں میں تفرقہ پردازی کی ذمہ دار ہیں اور اس طرح وہ ملک کی ترقی و استحکام اور ملک کی سالمیت و اتحاد میں سنگ گراں بنی ہوئی ہیں -

اور آخر میں ارباب " بینات " سے ہماری یہ عرض ہے کہ یہ جو آپ تدوین قانون اسلامی اور اسلامی موضوعات پر " تصنیف و تالیف " کے عزائم کا اظہار فرما رہے ہیں، تو خدا نے چاہا، یہ کبھی خیال سے عمل میں نہیں آسکیں گے، کیونکہ ان کاموں کے لئے جس قسم کی ذہنی استعداد اور تنظیمی صلاحیت کی ضرورت ہے تو وہ نہ ماضی قریب میں آپ کے ہاں تھی، نہ اس وقت ہے اور نہ آپ کی موجودہ ذہنیت اور جو کچھ آپ پڑھتے پڑھاتے ہیں، اس کے ہوتے اس کے پیدا ہونے کا امکان ہے - آپ دوسروں کو ملحد، زندیق اور بے دین بنانے میں اتنے مصروف ہیں کہ تحقیقاتی کاموں کے لئے لئے آپ کے پاس وقت ہی نہیں بچتا -

— ادارہ

قال علیہ السلام

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ